اُردو خلاصے

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے کلام میں کلمہ طیبہ کی اہمیت

عصمت اللہ زاہد

حضرت نوشہ گنج بخشؒ پنجاب کے معروف صوفی بزرگ ہیں جنھوں نے اپنی زندگی اسلام کے سچے اور پرامن پیغام کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کردی تھی۔ مقامی لوگوں کی خاصی تعداد ان کی تبلیغ سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئی۔ یوں تو وہ اسلام کی تمام تعلیمات کا درس دیتے تھے مگر کلمہ طیبہ کے ورد کی بہ طور خاص تلقین کرتے تھے۔ ان کے کلام میں کلمہ طیبہ کے ورد کی بہت اہمیت ہے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ اس کلمے کی برکت سے مسلمان کسی بھی قسم کے خوف اور لالچ میں مبتلا نہیں ہوسکتا۔ مقالہ کلام نوشہ میں کلمہ طیبہ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

قاضی محمود بحری اور عروس عرفان کی اہمیت

احسان احمد / سُنینا خان

قاضی محمود بحری برصغیر پاک وہند کے ایک صوفی شاعر وادیب تھے۔ وہ عربی، فارسی اور دکنی زبانوں کے عالم تھے جس کی بہ دولت وہ اپنے کلام میں نادر تجنیسات اور شان دار ادبی تراکیب استعمال میں لاتے تھے۔ ان کا مجموعی کلام کئی مرتبہ چھپ چکا ہے۔ صوفی افکار وتعلیمات پر ان کی فارسی تصنیف **عروسِ عرفان** اہم دستاویز ہے۔ یہ بہت اچھے اسلوب کی حامل کتاب ہے جس کی زبان سادہ مگر عالمانہ مذاق کی حامل ہے۔ کتاب کے مشمولات عشق الٰہی، ہمہ اوست، مذہبی اقدار، فلسفہ موت وحیات اور کائنات پر مشتمل ہیں۔

مرآت دولت عباسی

عِصمت درانی

لالہ دولت رائے گہی کی **مرآت دولت عباسی** سابق ریاست بہاول پور پر اولین تاریخی کتاب ہے۔ یہ نادر تاریخی ماخذ فارسی زبان میں ہے۔ کتاب نواب محمد بہاول خان ثانی کی خواہش پر لکھی گئی۔ یہ بہاول پور کے باشندوں، اُن کے مشغلوں اور مذکورہ نواب کے عہد کے اہم واقعات کا احاطہ کرتی ہے۔ بالعموم تسلیم

کیا جاتا ہے کہ اُس عہد کے حوالے سے بہاول پور پر یہ پہلی تاریخی کتاب ہے۔ مقالے میں لالہ دولت رائے گبھی کی فارسی تصنیف **مرآت دولت عباسی** کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

شمالی ہند میں اُردو نثر کے سنگ ہائے میل۔ کربل کتھا سے عجائب القصص تک

تنویر غلام حسین

فضل علی فضلی کی مرتبہ **کربل کتھا** نے اردو ادب کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ مقالے میں اس کتاب کے اسلوب کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ شاہ عالم ثانی کی مرتبہ **عجائب القصص** نے بھی فضل علی فضلی کی کتاب کے بعد اردو نثر کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ مقالے میں ثانی کی کتاب کا تجزیہ کیا گیا ہے اور یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیسے اردو نثر پیچیدگی سے سادگی کی طرف گام زن ہوئی۔ علاوہ بریں مقالہ واضح طور پر فورٹ ولیم کالج سے پہلے سادہ اردو نثر پر روشنی ڈالتا ہے اور اس کے مختلف سطحوں سے گزر کر موجودہ حالت کو پہنچنے تک کا احاطہ کرتا ہے۔

نجابت کی وار۔ پنجاب پر نادر شاہ کا حملہ اور مقامی مزاحمت

حسین احمد خان/سید عدیل اعجاز

ایرانی شہنشاہ نادر شاہ نے اٹھارویں صدی میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ مقامی سرداروں اور زمین داروں نے اس حملے کی شدید مزاحمت کی تھی۔ مقالہ اٹھارویں صدی کے پنجابی شاعر نجابت کے کلام۔وار۔ کی روشنی میں حالات کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ وار پنجابی شاعری کی ایک اہم صنف ہے۔ اس وار میں اس نے بیرونی حملہ آوروں کے خلاف مقامی لوگوں کی مزاحمت کو سراہا ہے۔ نجابت نے نہ صرف نادر شاہی فوج کے مظالم بیان کیے ہیں بل کہ اس نے مقامی لوگوں کے حوصلے کی داد بھی دی ہے جنھوں نے نادر شاہی فوج کے خلاف بھرپور مزاحمت کا مظاہرہ کیا۔ اس وار کا دل چسپ پہلو مختلف جذبات مثلاً غصہ، فخر اور آہ و بکا کا اظہار ہے۔

تانیثی ماحولیات - اردو فکشن کے تناظر میں

اورنگ زیب نیازی

ماحولیاتی تنقید ادب اور ماحول کے رشتوں کا کھوج لگاتی ہے۔ تانیثی ماحولیات ماحولیاتی تنقید کا ذیلی شعبہ ہے جو تانیثی تحریکوں کے قائم کیے گئے بنیادی حالات کی روشنی میں انسانی دنیا میں فطرت کے مقام کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ فطرت کو عورت کے مماثل قرار دے کر زمین اور فطرت کے ساتھ انسان کے ہاتھوں ہونے والی بدسلوکی اور استحصال کا جائزہ لیتی ہے اور زمین اور فطرت کے احترام کا تقاضا کرتی ہے۔ اردو فکشن میں بالخصوص خواتین لکھاریوں کے ہاں یہ احساس زیادہ نمایاں ہوا ہے۔ انھوں نے نہ صرف فطرت سے مستعار تشبیہات، تلازموں اور علامات کی مدد سے عورت کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی ہے بل کہ خود زمین اور فطرت کے حق میں بھی آواز بلند کی ہے۔ یہ مضمون اس تناظر میں اردو فکشن کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔

عروض کے تشکیلی مصادر

عبدالشکور شاکر/عارفہ اقبال

عروض کی تشکیل کے چند بنیادی عوامل ہیں جو اساسیاتِ عروض کی تفہیم میں معاون ہیں۔ مقالے میں ان عوامل و مصادر کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے جو عروض کی تشکیل میں خلیل بن احمد کے معاون ہوئے۔ اول: عروض کے تحریکی مصادر، دوم: عروض کا طبعی مصدر اور سوم: استخراجِ عروض کے معیاری مصادر۔ یہ وہ تاریخی مصادر ہیں جنھیں خلیل نے عروض کی تشکیل میں بہ طورِ معیار اختیار کرتے ہوئے ایک مستقل دستور العمل وضع کیا اور اسے شاعری کے لیے قابلِ اطلاق بنایا۔

وادیِ نیلم آزاد کشمیر میں اُردو شاعری کی روایت

میر یوسف احمد/خواجہ زاہد عزیز

وادیِ نیلم آزاد کشمیر ہر اعتبار سے بہت خوب صورت اور زرخیر ہے۔ اس وادی کے قدرتی خوب صورتی مناظر، بیل بوٹے، جنگلی حیات اور تہذیب و ثقافت دل کو بہت لبھاتے ہیں۔ یہاں کے باشندے تمام

گوشہ ہائے زندگی بالخصوص ادبی میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے آ رہے ہیں۔ وادی میں اردو شاعری کی روایت قدیم اور توانا ہے۔ وادی سے تعلق رکھنے والے شعرا اردو ادب کے ذخیرے میں اپنے تخلیقی اظہار کے ذریعے اضافہ کر رہے ہیں۔ مقالے میں وادی کے شاعروں کے شعری نمونوں کی روشنی میں اردو شاعری کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کشمیری مزاحمتی شاعری کے پچھتر سال

ثمینہ کوثر

مزاحمتی ادب کشمیری زبان کا خصوصی حوالہ ہے۔ اس کا آغاز للہ عارفہ سے ہوا جنھوں نے چودھویں صدی عیسویں میں برہمنیت کے خلاف اپنی شاعری میں آواز اٹھائی۔ ان کی شاعری لوگوں کو دنیاوی مفادات کی بہ جائے اعلی انسانی اقدار پر ابھارتی ہے۔ اقبال، فوق مہجور، آزاد اور منٹو نے کشمیری زبان کو مزاحمتی ادب سے ثمر بار کیا۔ کشمیر آج بھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے جب کہ انگریز ۱۹۴۷ء میں یہاں سے رخصت ہو چکا ہے۔ معاصر شعرا میں سے امین کامل، دینا ناتھ نادم، حسین علی، تنہا انصاری وغیرہ اپنی شاعری میں کشمیر جنت نظیر پر ہندوستان کے غیر قانونی قبضے کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔

وادیِ نیلم آزاد کشمیر کے سیاحتی مقامات

نجمہ ظہور/نصرت نثار

دل فریب فطری مناظر اور پر سکون ماحول کی بنا پر آزاد کشمیر دنیا بھر میں سیاحوں کی جنت کے طور پر معروف ہے۔ نیلم کی خوب صورتی وادی آزاد کشمیر کے شمال مشرق میں مظفر آباد سے ۲۴۰ کلو میٹر پر واقع ہے۔ سدا بہار جنگلات، شفا بخش جڑی بوٹیاں، جنگلات میں گھری برف ڈھکی چوٹیاں، رنگا رنگ پھول، تازہ پانی کے چشمے، گنگناتی بل کھاتی ندیاں اور آب شاریں سیاحوں کے لیے کسی دعوت سے کم نہیں ہیں۔ مقالے میں وادی کے سیاحتی مقامات کو تفصیل سے زیر بحث لایا گیا ہے۔